O

کسی لطف و کرم پر اب ذرا مائل نہیں ہے وہ
ستم تو یہ کہ دشنامی کا بھی قائل نہیں ہے وہ

اسے اک اُنس ہے تم سے جو اس کو کھینچ لاتا ہے
تمہارے در پہ آ جاتا ہے پر سائل نہیں ہے وہ

میں اس کی سوچ پڑھ لیتا ہوں سو یہ علم رکھتا ہوں
ہماری زیست کی راہوں میں اب حائل نہیں ہے وہ

https://emad-ahmad.com/

تمہارے سب دلائل پر کہ انساں صرف مادّہ ہے
کہے دیتا ہے میں خاکی ہوں پر قائل نہیں ہے وہ

مرا دل کرب میں ہے اس اداسی کے سمندر میں
مَیں کشتی موڑلوں اِس پر مگر مائل نہیں ہے وہ

عماداحمد بدن کے زخم تو بھر جائیں گے آخر
خوشی یہ ہے کہ دل مربوط ہے، گھائل نہیں ہے وہ

https://emad-ahmad.com/